Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography

ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)

Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index

Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

ماحولیاتی آلودگی کے معاشرے پر اثرات اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں حل

Effects of Pollution on Society and its Solutions in the Light of the Prophetﷺ's Life

Dr. Qaria Nasreen Akhtar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University Multan
Email: qariaqaisar@gmail.com

Abstract

The universe operates as a cohesive unity, where every component is interconnected and interdependent. Allah Almighty has intricately designed everything in the universe to support human life and benefit living beings, ensuring a harmonious existence. The preservation of the environment holds paramount importance for the sustainability of the universe. Nature has bestowed upon us lush green valleys, majestic mountains, dense forests, serene waterfalls, bubbling springs, flowing rivers, and expansive seas—all intended for human utilization and comfort within this earthly realm. These natural elements were entrusted to maintain a delicate balance, yet human intervention has disrupted this equilibrium. Deforestation, mining, marine pollution, and industrial emissions have gradually altered the landscape, leading to widespread environmental degradation. Consequently, the world grapples with concerns over air, water, and land pollution, as well as noise, nuclear, light, and heat pollution. Despite numerous initiatives, environmental pollution remains a pressing issue across underdeveloped, developing, and developed nations, impacting both rural and urban communities and posing significant health risks. To combat environmental pollution, cleanliness and hygiene practices are imperative at individual, communal, and governmental levels. This purification extends beyond the physical realm to encompass spiritual and collective purification, as emphasized in the teachings of the Quran and Hadith. Islamic principles advocate for the elimination of underlying causes contributing to pollution. This dissertation employs a historical and narrative research methodology to explore these themes and solutions.

Keywords: Universe, Environmental Preservation, Sustainability, Human Responsibility, Pollution, Cleanliness, Hygiene, Islamic Teachings, Prophetﷺ's Life

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر ضروریاتِ زندگی کے ساتھ ساتھ صاف ستھرا ماحول بھی مہیا کیا ہے۔ لیکن ضرورت وقت کے ساتھ انسان کی بے احتیاطی نے اس ماحول کو آلودہ کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں سارا نقصان انسان ہی کو اٹھانا پڑا۔ اسلام نے ماحول کو صاف رکھنے کی ترغیب دی ہے اور ماحول کی حفاظت اور اس کو آلودگی سے بچانے میں مؤثر کردار ادا کرنے والے اساسی عناصر کو صاف رکھنے کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ وہ بنیادی اور اساسی ارکان تین ہیں: زمین، پانی اور ہوا۔ افسوس کہ انسان نے ان تعلیمات کو بھلا دیا ہے جس کی وجہ سے آج پوری دنیا ماحولیاتی آلودگی جیسے خطرناک مسئلے سے دوچار ہے۔ جگہ جگہ پڑے ہوئے گندگی کے ڈھیر، عام راستوں اور گزرگاہوں میں کوڑا کرکٹ اور پلاسٹک تھیلوں کی بھرمار، تمباکو نوشی اور مشینوں کے بے دریغ استعمال سے دھوئیں کی کثرت، گاڑیوں، رکشوں، موٹر سائیکلوں، فیکٹریوں اور ہوائی جہازوں کے شور وشغف سے ہمارا ماحول آلودہ ہو چکا ہے، جس کے نتیجے میں قسم قسم کی بیماریاں اور موسمی تغیرات سمیت کئی مسائل

آج کے جدید دور کے لئے ایک بڑا چیلنج بنتے جارہے ہیں، جس سے نمٹنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی ہدایات پر تحقیق کر کے اُن پر عمل پیرا ہونا اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مقالہ ہذا میں سیرتِ طیبہ اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اُن ہدایات پر تحقیق کی گئی ہے جو ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ اور ایک صاف ستھرے ماحول کے ضامن ہیں۔

ماحول کا مفہوم

لغوی مفہوم: لغوی اعتبار سے عربی زبان میں ماحول کے لئے ''البیئة'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے، جس کا مادہ ''بوأ'' ہے۔ لغتِ عربی میں ''بوأ'' کا مادہ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ لفظ گناہ کے اعتراف اور اقرار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: باء له بذنبه، أي: اعترف له بذنبه، وباء بدم فلان، أي : أقرّ به [1]۔ تصویب اور درستگی کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسا کہ اہل زبان کہتے ہیں: بوأ الرمح نحوه، أي: صوّبه وسدده[2] مشہور معنی نزول اور اقامت ہے، جیسا کہ عربی محاورے میں کہا جاتا ہے: تبوأت منزلاً ''میں گھر اترا''۔ اسی طرح لفظ ''الباءة'' نکاح، جماع اور گھر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور لفظ ''البیئة'' کا معنی ہے گھر اور ماحول۔ قرآنِ کریم میں بھی اسی معنی میں مستعمل ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ[3] ''اور وہ لوگ جو اپنے گھروں میں مقیم ہیں''۔

اصطلاحی مفہوم: ماہرین نے ماحول کی کئی لغات کی ہیں، مقالہ کی طوالت کے باعث سے صرف ایک ہی تعریف پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ **محمد عبد القادر** ماحول کی تعریف کرتے ہوئے **لکھتے ہیں** :الوسط أو المجال المكاني الذي يعيش فيه الإنسان، بما يضم من ظواهر طبيعية وبشرية يتأثر بها ويؤثر فيها[4] ''وہ مرکز یا جگہ جہاں انسان زندگی بسر کرتا ہے، بشمول ان طبعی اور بشری مظاہر کے جن سے انسان متاثر ہوتا ہے اور ان پر اثر انداز ہوتا ہے''۔ 1972 ء میں انسانی ماحول کے حوالے سے جو بین الاقوامی کانفرس سٹاک ہولم "Stockholm" ہوئی اس میں ماحول کا مفہوم نہایت اختصار کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا گیا۔ كل شئ يحيط بالإنسان[5] ''انسان کے ارد گرد جو کچھ بھی ہے وہ ماحول میں شامل ہے''۔ ماحول صرف گھر کے احاطے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس سے جو کچھ بھی ہے وہ سب ماحول کہلاتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم نے اس کے لئے لفظِ "البیئة" استعمال نہیں کیا ہے بلکہ اس کے لئے ارض کا لفظ استعمال کیا ہے کہ جو زمین، پہاڑوں، میدانوں اور ان میں موجود پودوں، حیوانوں اور پانی وغیرہ کو شامل ہے۔[6]

آلودگی کا تعارف

لغوی مفہوم: عربی زبان میں آلودگی کے لئے ''تلوث'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے، تلوث، لوث سے ماخوذ ہے جس کے معانی خراب ہونا اور گدلا کر دینا ہے[7]۔ جیسے عربی محاورے میں کہا جاتا ہے: لوث الماء كدَّره "پانی کو گدلا کر دیا"۔ اسی طرح کہا جاتا ہے: لوَّث ثيابه بالطين، أي لطخها[8] ''کپڑوں کو کیچڑ سے آلودہ کیا''۔

اصطلاحی مفہوم: آلودگی کی اصطلاحی تعریف کے حوالے سے اہل علم نے کئی تعریفات لکھی ہیں۔ دکتور عبد الکریم سلامہ آلودگی کی تعریف کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: هو إدخال الإنسان مباشرة أو بطريق غير مباشر لمواد أو لطاقة في البيئة والذي يستتبع نتائج ضارة، علي نحو يعرض الصحة الإنسانية للخطر ويضر بالمواد الحيوية وبالنظم البيئية وينال من قيم التمتع بالبيئة، أو يعوق الاستخدامات الأخرى المشروعة للوسط[9] ''انسان کا براہِ راست یا بالواسطہ طور پر ماحول میں کوئی مواد یا توانائی ڈالنا جو نقصان دہ نتائج کا حامل ہو اور جس سے انسانی صحت خطرے سے دوچار ہو جائے اور جو زندگی کے وسائل اور ماحولیاتی نظاموں کو نقصان پہنچائے یا ماحول سے متعلق دوسرے جائز استعمالات سے مانع ہو''۔

قرآنِ کریم اور ماحولیاتی آلودگی

ماحولیاتی آلودگی اس وقت دنیا کا اہم مسئلہ ہے، اس کا احساس اب جدید دنیا میں ہو رہا ہے اور اس کے سدباب کے لئے سر توڑ کوششیں کی جارہی ہیں۔ اسلام نے آج سے سینکڑوں سال پہلے اس اہم مسئلے کے سدباب کے لئے اہم ہدایات پیش کرنے کا امتیاز حاصل کیا ہے۔ اس کی روم تھام کے لئے قرآنِ مجید اور سیرت طیبہ نے بنیادی سبب گندگی کو قرار دیا ہے اور ہر قسم کی نجاست سے صفائی کی تعلیم دی ہے اور صفائی کرنے والوں کی اس قدر حوصلہ افزائی کی ہے کہ ان کو محبوب اور پسندیدہ

قرار دیا ہے۔ قرآن میں حکم ربّی ہے: وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ[10] "اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔ قرآنِ کریم نے ماحولیاتی آلودگی کے لئے فساد کا لفظ استعمال کیا ہے، جو اس معنی میں زیادہ دلالت کرنے والا اور اسی مفہوم کو زیادہ واضح کرنے والا ہے۔ قرآن کی اس آیت سے ماحولیاتی آلودگی اس کے اسباب اور نتائج کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے[11]، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ[12] "خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا، تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آ جائیں"۔ فساد سے مراد ہر وہ مادی یا معنوی فساد ہے، جس کا اثر انسانی صحت یا معاشرتی ماحول پر پڑے۔ اس اعتبار سے آلودگی اور فساد کے معنی بہت ہی قریب ہیں۔ قرآن نے یہ وضاحت کی کہ یہ انسان کے کسبِ عمل کا نتیجہ ہے، فیکٹریاں، ہوائی، بری اور بحری ذرائع آمد رفت اور زراعت کے نت نئے طریقے آلودگی کا سبب ہیں۔[13]

سیرتِ طیبہ اور ماحولیاتی آلودگی

نبی کریم ﷺ نے معاشرے کے ہر پہلو کے حوالے سے تعلیمات پیش کی ہیں۔ اسی طرح آلودگی سے متعلق بھی آپ ﷺ کی تعلیمات اس اہم عالمی مسئلے کا حل ہے۔ آپ ﷺ نے ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے لئے اہم اقدامات پیش کیے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید نے اس مسئلے سے نجات پانے کے لئے صفائی کی ترغیب دی ہے اسی طرح آپ ﷺ نے بھی احادیث میں صفائی کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو نصف ایمان قرار دیا ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے: الطهور شطر الإيمان[14] "پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے"۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات نے انسانی جسم سے لے کر معاشرے کے کونے کونے تک ہر چیز کو پاک اور صاف رکھنے کی تاکید کی ہے، انسانی جسم کو صاف رکھنے کے لئے وضو اور غسل کا حکم دیا گیا ہے، صرف جسم ہی نہیں بلکہ جسم کے ہر ہر عضو کی صفائی کا حکم دیا ہے، مثلاً انسان کے منہ سے بدبو دیگر لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے تو نبی کریم ﷺ نے دانتوں کو صاف رکھنے کے لئے مسواک کا حکم دیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: السواك مطهرة[15] "مسواک منہ کی پاکیزگی کا سبب ہے"۔

ماحولیاتی آلودگی عالمی سطح پر ایک خطرناک مسئلہ بنتا جا رہا ہے، سیرت طیبہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاشرے کو نقصان پہنچانے والے عناصر کے سدِباب کے لئے کاوشوں کو تمام افرادِ معاشرے کی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی تو معاشرے کے لئے بڑی نقصان دہ ہے اس لئے اس سے بچنے کے لئے بھی مشترکہ کوششیں امت کی ذمہ داری ہے۔ آپ ﷺ نے ایسے اجتماعی نقصانات کی تلافی اور روک تھام کی مشترکہ جدوجہد کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: مثل القائم على حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فأصاب بعضهم أعلاها وبعضهم أسفلها فكان الذين في أسفلها إذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم فقالوا لو أنا خرقنا في نصيبنا خرقاً ولم نؤذ من فوقنا فإن يتركوهم وما أرادوا هلكوا جميعاً وإن أخذوا على أيديهم نجوا ونجوا جميعاً۔[16] "اللہ تعالیٰ کی حدود پر قائم رہنے والے (اطاعت گزار) اور اس میں مبتلا ہو جانے والے (یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام سے منحرف ہو جانے والے) کی مثال ایک ایسی قوم کی سی ہے جس نے (باہم مشترک) ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ اندازی کی۔ قرعہ اندازی کے نتیجے میں قوم کے بعض افراد کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ جو لوگ نیچے تھے، انھیں (دریا سے) پانی لینے کے لئے اوپر گزرنا پڑتا۔ انھوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصے میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم سے کوئی اذیت نہ پہنچے اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں (کہ وہ اپنے نیچے والے حصہ میں سوراخ کر لیں) تو تمام کشتی والے ہلاک ہو جائیں اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی اور ساری کشتی بچ جائے۔"

خلاصہ کلام یہ کہ سیرت طیبہ کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاشرے کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر سرانجام دینے والی کاوشوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور اس خطرناک مسئلے سے بچنے کے لئے راہنما اصولوں کی نشاندہی کی ہے۔ آپ ﷺ نے زمینی آلودگی کے سدباب کے لئے کھیتی باڑی اور شجرکاری کی ترغیب دی ہے۔ آبی آلودگی سے بچنے کے لئے پانی کو صاف رکھنے اور اس میں گندگی نہ ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ ہوائی آلودگی کے روک تھام کے لئے ہوا کو بدبو اور گندگی سے پاک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام کے لئے یہ نبی کریم ﷺ کی ایک بھرپور کوشش اور مؤثر حکمتِ عملی تھی، جو آج کے دور میں بھی ہمارے لئے راہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے اور آج کے جدید دور میں بھی اِن ہدایات پر عمل کئے بغیر ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام مشکل ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کے مصادر

سب سے پہلے آلودگی کے مصادر اور اسباب معلوم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس بنیاد پر اس کی روک تھام کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں۔ماہرین کے نزدیک ماحولیاتی آلودگی کے دو بنیادی اسباب اور مصادر ہیں، جس کی وجہ سے آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ایک طبعی اور دوسرا مصنوعی، دونوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ **طبعی آلودگی:** اس سے مراد آلودگی کی وہ قسم ہے جس کے وقوع میں انسان کا کوئی عمل دخل نہ ہو بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر وارادے کے زیرِاثر پیدا ہوئی ہو، جیسے لاووں، زلزلوں اور سیلابوں سے جنم لینے والی آلودگی۔اس قسم کی آلودگی کے اسباب کو نہ کوئی روک سکتا ہے اور نہ ہی تلافی کی کوئی صورت ہے اور نہ اس پر کوئی پکڑ ہے۔[17]

2۔ **انسانی آلودگی:** اس سے مراد وہ آلودگی ہے جو مختلف انسانی افعال کے نتیجے میں وجود میں آتی ہے جیسے ایٹمی دھماکے، گاڑیوں کے دھویں، کیمیائی مواد اور اس کے علاوہ فیکٹریوں، گھروں، کھیتوں اور انسانی سرگرمیوں سے جنم لینے والے ہر قسم کے فاسد مادوں سے پیدا ہونے والی آلودگی۔اس قسم کی آلودگی کا ذمہ دار انسان ہے اور اس کو دنیا وآخرت میں اس کی سزا بُھگتنا ہوگی۔[18]

ماحولیاتی آلودگی کی قسمیں

محققین نے ماحولیاتی آلودگی کی چار اقسام بیان کی ہیں۔(1)زمینی آلودگی (2) آبی آلودگی (3) فضائی آلودگی (4) صوتی آلودگی۔ذیل میں آلودگی کے ان چار اقسام کے سدباب کے لئے احتیاطی تدابیر پر سیرت طیبہ اور تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں بحث کی جائے گی۔

1۔ زمینی آلودگی

زمینی آلودگی کو مٹی کی آلودگی بھی کہا جاتا ہے۔یہ گندی نالیوں سے خارج ہونے والے کیمیائی مواد اور گندگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔دکانوں اور گھروں کے سامنے گندگی کے ڈھیر، راستوں اور گزرگاہوں میں کوڑا کرکٹ، پلاسٹک کے تھیلے اور بوتلیں، کیمیائی مادے اور کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ مٹی کو آلودہ کرتا ہے۔مٹی کی آلودگی کی وجہ سے زمین کی پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے اور جو فصلیں اور سبزیاں ایسی زمینوں میں اُگائی جاتی ہیں، ان میں زہریلے مادے اور جراثیم سرایت کرجاتے ہیں۔جن کا استعمال انسانی صحت کے لئے مضر ہے[19]۔رسول اللہ ﷺ نے ماحول کو صاف رکھنے اور زمینی آلودگی سے بچنے کی ترغیب دی ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:فضلنا على الناس بثلاث: جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة، وجعلت لنا الأرض كلها مسجدا، وجعلت تربتها لنا طهورا، إذا لم نجد الماء[20]"ہمیں سابقہ امتوں پر تین چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے، ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہوتی ہیں اور ہمارے لئے تمام روئے زمین مسجد بنادی گئی ہے اور پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنادی گئی"۔

ابن رجب حنبلیؒ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:فخص الطهور بتربة الأرض بعد أن ذكر أن الأرض كلها مسجد، وهذا يدل على اختصاص الطهورية بتربة الأرض خاصة؛ فإنه لو كانت الطهورية عامة كعموم المساجد لم يحتج إلى ذلك.وهذا يدل علىاختصاص الطهورية بالأرض الطيبة، والطيبة: هي الأرض القابلة للإنبات[21]،کمافی قولہ تعالیٰ:"وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ۔[22]"تمام روئے زمین کو مسجد قرار دینے کے بعد زمین کی مٹی کو طہارت کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زمین کے اجزاء میں سے صرف مٹی پاک کرنے والی ہے ورنہ اگر زمین کی طہوریت عام ہوتی جیسا کہ مسجد ہونے کے لئے زمین عام ہے تو مٹی کی تخصیص کی کوئی وجہ نہ تھی۔اور یہ پاک زمین کی طہارت کی خصوصیت پر دلالت کرتا ہے۔پاک مٹی وہ ہے جو زراعت کے قابل ہو۔"

زمینی آلودگی کے سدباب کے لئے نبی کریم ﷺ کی تدابیر

نبی کریم ﷺ نے زمینی آلودگی کے سدباب کے لئے ہدایات بیان فرمائی ہیں، جن پر عمل کئے بغیر آلودگی کی روک تھام نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔اس لئے عام شہریوں اور حکومت وذمہ دار لوگوں کا ان اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے، تاکہ معاشرہ اس مشکل سے نکلنے میں کامیاب ہوسکے۔

زمینی آلودگی کے حوالے سے اصول اور ہدایات حسبِ ذیل ہیں:

(i) **گندگی پھیلانے کی قباحت سے آگہی:** معاشرے میں گندگی پھیلانے کی روک تھام کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کی آگہی ازحد ضروری ہے، نبی کریم ﷺ نے جو وعید بیان فرمائی ہیں، اُن سے لوگوں کو باخبر رکھنا چاہیے۔ اس میدان میں صاحبانِ منبر و محراب اہم کردار ادا کر سکتے ہیں کہ وہ عوام کو آگاہی دیں کہ معاشرے میں گندگی پھیلانا گناہ کا عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زمینی آلودگی سے بچنے کے لئے پہلا ہدف یہ قرار دیا ہے کہ لوگوں کی گزر گاہوں اور بیٹھنے کی جگہ میں گندگی نہ پھیلائی جائے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس شخص کو ملعون قرار دیا ہے جو راستوں اور لوگوں کی بیٹھنے کی جگہ میں گندگی ڈالتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "اتَّقُوا اللاَّعِنَيْنِ » قَالُوا : وَمَا اللاَّعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ :« الَّذِى يَتَخَلَّى فِى طَرِيقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ"[23] "لعنت کا سبب بننے والی دو باتوں سے بچو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ: وہ دو باتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک یہ کہ آدمی لوگوں کی گزر گاہوں اور راستوں پر قضائے حاجت کرے اور دوسرا عمل یہ ہے (آدمی لوگوں کی نشست و برخاست کی جگہ) سایہ کی جگہ میں پیشاب وغیرہ کر کے گندگی پھیلائے"۔

(ii) **تکلیف دہ چیز کو اٹھانے کی ترغیب دینا:** زمینی آلودگی سے بچاؤ کے لئے دوسری تدبیر یہ ہے کہ تکلیف دہ چیز کو اٹھا کر دور ایسے مقام پر پھینکا جائے جہاں کسی کی تکلیف کا سبب نہ ہو۔ آلودگی سے زیادہ مضر اور نقصان دہ چیز اور کیا ہوگی؟ آلودہ اور تکلیف دہ ماحول کو ختم کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے راستے سے تکلیف دہ چیز اُٹھانے کو ایمان کا شعبہ قرار دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: الإيمان بضع وسبعون شعبة أعلاها شهادة أن لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق[24] "ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں، اعلیٰ شعبہ لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے"۔

ان تعلیمات کی روشنی میں بحیثیت مسلمان آج اگر ہم اپنے گرد و پیش ماحول کو دیکھ لیں تو ہمارے راستوں میں کس قدر زیادہ گندگی ہوا کرتی ہے، ابھی پلاسٹک تھیلوں کی شکل میں تو کبھی گھریلو کوڑا کرکٹ کی صورت میں۔ ہمارا یہ مزاج بن گیا ہے کہ ہر آدمی گھر سے کوڑا کرکٹ نکال کر باہر پھینکتا ہے یہ نہیں دیکھتا ہے کہ کہاں پھینک رہا ہے۔ فروٹ کے چھلکوں کو کوڑا دان کے بجائے عام راستے میں ڈالنا تو لوگوں کا عام معمول ہے، جس میں گندگی کے علاوہ بعض چھلکوں (مثلاً کیلے کے چھلکوں) پر بعض اوقات پھسل کر لوگ بڑے نقصان سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہماری یہ سوچ بن گئی ہے کہ ہر کام حکومت کی ذمہ داری ہے حالانکہ ہر کام تو حکومت کے بس میں نہیں ہے جب تک عام شہری اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیں تب تک وہ کام صحیح طریقے سے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے بھی حکوت کے ساتھ ساتھ عام شہری اپنا فریضہ سمجھ کر اس کام میں بھرپور کردار ادا کریں تا کہ اس اہم مسئلے پر قابو پایا جاسکے۔

(iii) **صاف ماحول کی فراہمی کے لئے اقدمات:** ماحول کو گندگی سے صاف کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے صفائی کا حکم دیا ہے کہ جہاں گندگی ہو اُس کو صاف کیا جائے یہاں تک کہ مسجد میں تھوک صاف کرنے کا بھی آپ ﷺ نے حکم دیا کہ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُغَيِّبْ نُخَامَتَهُ، أَنْ يُصِيبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ ثَوْبِهِ فَيُؤْذِيَهُ[25] "اگر کسی نے غلطی سے معاشرے میں گندگی پھیلائی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس گندگی کو صاف کرلے، جیسا کہ مسجد میں تھوک کے عمل کا کفارہ رسول اکرم ﷺ نے اس کی صفائی کو قرار دیا۔ اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ گندگی پھیلانے کی سزا اسی گندگی کی صفائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا[26] "مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے"۔ اس حدیث کی شرح میں محمد بن محمد البکری لکھتے ہیں: والأمر بتنزيه المسجد عن الأقذاروجوباً عن القذر النجس أو المقذر للمكان كنحو ماء غسل، وأكل طعام يتلوث منه المكان، وندبا فيما ليس كذلك۔[27] اس دور میں ہمارے گرد و پیش صاف ماحول کی فراہمی کے لئے جن اقدامات کی ضرورت ہے، اس حوالے سے سوشل میڈیا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ ماحول کو صاف رکھنے کے حوالے سے جن جن اقدامات کی ضرورت ہے اس کی نشاندہی کرنا اور جن امور سے اجتناب کی ضرورت ہے، ان کو ہائی لائٹ کرنا میڈیا کے فرائض میں شامل ہے۔ مختلف

چینلز کو چاہئے کہ وہ اس موضوع پر اہل علم حضرات کے لیکچرز چلائیں اور اس موضوع پر مباحثوں اور مکالموں کا اہتمام کریں تاکہ لوگوں میں اس اہم مسئلے کے بارے میں آگہی پیدا ہو جائے۔

2۔ آبی الودگی

پانی میں نقصان دہ مواد کے شامل ہونے کی وجہ سے گندا اور ناقابلِ استعمال ہونے کو آبی آلودگی کہتے ہیں۔ آبی آلودگی کی اہم وجہ صنعتی فاضل مادے ہیں جو کہ نہروں، جھیلوں اور دریاؤں میں خارج کیے جاتے ہیں اسی طرح کیمیائی کھاد اور کیڑے مار ادویات بھی پانی کو آلودہ کرتی ہیں۔ پانی چونکہ امت کی مشترکہ ملکیت ہے اور کسی کو اس سلسلے میں کسی پر فوقیت نہیں ہے، اس لئے اس کی حفاظت بھی تمام لوگوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: المسلمون شركاء في ثلاث في الماء والاكلاء والنار وثمنه حرام "تین چیزوں میں لوگ شریک ہیں، پانی میں، گھاس میں اور آگ میں اور اس پر پیسے لینا حرام ہے"۔

آبی آلودگی کے سدباب میں نبی کریم ﷺ کی حکمتِ عملی

آلودگی سے بچنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر کئی کانفرنسیں ہوئیں، جن میں آبی آلودگی کے سدباب کے لئے کئی تجاویز دی گئیں، نت نئے طریقوں سے اس کے حل پر غور وخوض کیا گیا، لیکن اس حوالے سے سیرت طیبہ کی تعلیمات انتہائی مؤثر ہیں، اس لئے آبی آلودگی کے روک تھام کی ان تعلیمات پر عمل درآمد کی ضرورت ہے، آبی آلودگی سے بچاؤ کے لئے سیرت طیبہ کی روشنی میں چند اصول درج ذیل ہیں:

(i) **پانی کے پائپوں اور ٹینکوں کو صاف رکھنے کی تاکید:** نبی کریم ﷺ نے نہ صرف پانی کو صاف رکھنے اور آلودگی سے بچانے کے لئے پانی کے زیادہ استعمال سے منع ہونے کی تاکید کی ہے بلکہ اُن برتنوں کو بھی صاف اور بند رکھنے کا حکم دیا ہے جن میں پانی رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: غطوا الإناء وأوكوا السقاء فإن في السنة ليلة ينزل فيها وباء لا يمر بإناء ليس عليه غطاء أو سقاء ليس عليه وكاء إلا نزل فيه من ذلك الوباء[28] پانی کو صاف رکھنے کے لئے اس حد تک کوشش کی گئی ہے کہ پانی کے برتنوں اور ٹینکوں کو محفوظ رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ آج کل پانی جن پائپوں میں آتا ہے وہ زنگ آلودہ پائپ ہوا کرتے ہیں اور جن ٹینکوں میں پانی رکھا جاتا ہے وہ اکثر گندے ہوا کرتے ہیں، جس کی وجہ سے لوگ قسم قسم کے موذی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(ii) **پانی صاف رکھنے میں ہر قسم کی احتیاطی تدابیر کا استعمال:** سیرت طیبہ کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آبی آلودگی کی روک تھام کے لئے سنت مطہرہ میں انتہائی اہتمام کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے پانی کو آلودگی سے بچانے کے لئے پانی کے برتن میں سانس لینے یا پھونکنے سے بھی منع کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الاناء[29] "جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن کے اندر سانس نہ لے"۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آبی آلودگی سے بچنے کے لئے برتن میں بھی سانس لینے سے منع فرمایا تو جو لوگ پانی میں مختلف قسم کے کیمیکلز اور مضر اشیاء ڈالتے ہیں، اور وہ لوگ یہ محسوس بھی نہیں کرتے کہ یہ ہم نے گناہ کا کام کیا اور معاشرے کو ایک مصیبت میں ڈال دیا۔ تو ان کو لوگوں سمجھانا اور اس قبیح فعل سے منع کرنے میں کردار ادا کرنا وقت کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔

(iii) **پانی کو گندگی سے بچانے کی ترغیب:** نبی کریم ﷺ نے پانی کو صاف رکھنے کی تاکید کی ہے اور اس میں گندگی ڈالنے سے منع فرمایا ہے، تاکہ لوگ آبی آلودگی کے مضر اثرات سے بچ سکیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ولا يغتسل فيه من الجنابة[30] "تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی جنابت کی حالت میں غسل کرے"۔ نبی کریم ﷺ کا کھڑے پانی میں پیشاب اور غسل جنابت سے منع فرمانا پانی کو آلودگی سے محفوظ رکھنے کا ایک عمومی قاعدہ ہے جو پانی کے کھڑے رہنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی خطرناک آلودگی کی نشاندہی کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے، آج جگہ جگہ نالیاں اور گٹر ہیں۔ بہت سی بیماریاں نالیوں کی گندگی اور گٹروں کے تعفن سے پھیلتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے گھروں اور محلے کے راستوں کو صاف رکھنے کا حکم دے کر ماحول کو آلودہ ہونے سے بچانے کے اہم اصول

دیئے ہیں۔ آج کنوؤں کے پانی میں جب گٹر کا پانی سرایت کر جاتا ہے تو بیماری کا سبب بنتا ہے۔ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ شہروں میں نکاسیٔ آب کا بندوبست کرے۔ شہروں میں اکثر پانی کی نکاسی کا کوئی خاص نظام نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ہر طرف بدبو اور تعفن کے ساتھ صاف پانی کے گندہ ہونے اور اس کو گندگی کے اثرات پہنچنے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔

(iv) **ضرورت سے زیادہ پانی کے استعمال سے گریز:** پانی کا زیادہ استعمال بھی آبی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے آبی آلودگی سے بچنے کے لئے پانی کے زیادہ استعمال کو اسراف قرار دیا ہے، یہاں تک کہ وضو اور طہارت میں بھی زیادہ پانی استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا حضرت سعدؓ کے پاس سے گزر ہوا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے تو فرمایا: مَا هَذَا السَّرَفُ، فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ، قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ[31] "یہ کیسا اسراف ہے، تو حضرت سعدؓ کہنے لگے: کیا وضو کے پانی میں بھی اسراف ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگرچہ بہتا دریا ہی کیوں نہیں ہو۔" ماحولیاتی آلودگی سمیت کئی مسائل کا حل اس وجہ سے بھی نہیں نکلتا ہے کہ ہم ایک کانفرنس اور ایک تقریب و پالیسی کی حد تک اس پر بات کرتے ہیں لیکن عملاً یا تو کسی قسم کی دلچسپی نہیں لیتے یا اگر دلچسپی لیتے بھی ہیں تو معمولی حد تک، جس سے اس مسئلے کا حل ممکن نہیں ہوتا ہے۔ سیرت طیبہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ جو بات بیان فرماتے خود اس کا عملی نمونہ تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے جہاں پانی کے زیادہ استعمال سے منع فرمایا تو خود بھی اس معاملے میں احتیاط فرماتے تھے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمد[32] "رسول اللہ ﷺ ایک مد[33] پانی سے وضو اور ایک صاع[34] پانی سے غسل فرماتے تھے"۔ اس بات کی ضرورت ہے، ہم جو لوگوں کو یہ کہہ رہے ہیں کہ پانی کا استعمال کم کریں تو ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے اور اپنے آپ اور اپنے گھر سے شروع کر کے پانی کے استعمال میں کمی لانی ہے۔ یہ آبی آلودگی کی روک تھام میں ایک مؤثر حکمتِ عملی ہے۔ ہر جگہ پانی کا استعمال بہت زیادہ ہے، چاہے وہ گھر ہو یا حجرہ، مسجد ہو یا مدرسہ، لیکن ہر کام کی ذمہ داری حکومت اور ریاست کے کھاتے میں ڈالنا بھی انصاف کا تقاضا نہیں۔ معاشرے کی اصلاح میں حکومت سے زیادہ ذمہ داری افرادِ معاشرہ پر عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح پانی کے زیادہ استعمال کو کم کرنے میں معاشرے کے عام افراد اور اہل علم لوگ حکومت سے زیادہ کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اس لئے اہل اور اہل قلم لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مواعظ و نصائح اور اپنے قلم سے لوگوں میں یہ شعور اور آگہی پیدا کریں۔

3۔ ہوائی آلودگی

ہوا میں آلودگی عموماً گاڑیوں یا کارخانوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ گاڑیوں اور مختلف قسم کی مشینوں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ، ہائیڈروجن اور کاربن مونو آکسائیڈ گیسیں ہوا میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح گرد و غبار اور راکھ و دھواں بھی ہوا میں شامل ہو کر اس کو آلودہ بنا دیتا ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ گھروں میں کھانا پکانے کے عمل کے دوران اٹھنے والے دھوئیں سے بھی خواتین اور بچے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اگر صرف کھانا پکانے کے لیے محفوظ چولہے ہی فراہم کر دیئے جائیں تو دنیا میں لاکھوں افراد کی جانیں بچ سکتی ہیں۔[35]

ہوائی آلودگی کی روک تھام کے لئے احتیاطی تدابیر اور سیرت طیبہ

ہوائی آلودگی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے، اس وجہ سے اسلام نے اس کی روک تھام اور سدباب کے لئے واضح پیغامات دیئے ہیں۔ ہوائی آلودگی کی روک تھام میں جنگلات اور پودے اہم کردار ادا کرسکتے ہیں، اس لئے نبی کریم ﷺ نے شجرکاری کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے، اور اس کی کٹائی سے سختی سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ "وادی وج میں شکار کرنا اور اس کے درخت کاٹنا حرام ہے"۔ "العِضَاہ" ہر وہ درخت ہے جس کے بڑے کانٹے ہوں، اس کا واحد "عضۃ" ہے۔[36] اس حدیث کی تشریح میں شارحینِ حدیث وہ وجوہات لکھی ہیں کہ جن کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے "وادی وج" کے درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ امام ابو یوسفؒ لکھتے ہیں: وقد قال بعض العلماء: إن تفسير هذا إنما هو لاستبقاء العضاه، أي المحافظة على الشجر[37] "بعض علماء نے کہا کہ اس کا مطلب درختوں کی بقاء ہے یعنی درختوں کی حفاظت کرنا"۔ نبی اکرم ﷺ کے ارشادات اور عملی

زندگی سے فضائی آلودگی کے حوالے سے جو راہنمائی ملتی ہے وہ اس دور میں ہوائی آلودگی کے سدباب میں اہم کردارادا کرسکتے ہیں، اس سلسلے میں چند اہم تدابیر حسب ذیل ہیں:

(i) **شجرکاری کی ترغیب اور کٹائی کی روک تھام:** نبی کریم ﷺ نے ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کے لئے درخت لگانے کی ترغیب دی ہے اور اس عمل کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے شجرکاری میں بذات خود حصہ لیا اور صحابہ کرامؓ سے مل کر سینکڑوں پودے لگائے۔ درخت آکسیجن پیدا کرنے کی وجہ سے آلودگی سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اس لئے نبی کریم ﷺ نے شجرکاری کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے شجرکاری کی فضیلت اور اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا، فيأكل منه إنسان أو طير أو دابة إلا كان له صدقة[38] ”جو مسلمان شخص بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی فصل کاشت کرتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کھاتا ہے تو اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے“۔

اس حوالے سے شجرکاری کی مہم تو تقریباً زوروشور سے جاری ہے لیکن اس کے مقابلے میں درختوں کی کٹائی کا سلسلہ اس سے کہیں زیادہ ہے، جس کی وجہ سے آکسیجن دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ روزانہ کے حساب سے نباتات وحیوانات کی تقریباً دس قسمیں ختم ہوتی جارہی ہیں اور بارشیں برسانے والے جنگلات کے پندرہ ایکڑ سالانہ تباہ کئے جارہے ہیں اور دنیا میں موت کے گھاٹ اترنے والی چیزوں کا پچھتر فیصد حصہ ماحولیاتی آلودگی کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔[39] اس لئے حکومت کا یہ اہم فریضہ ہے کہ جنگلات کی کٹائی کے حوالے سے جو قانون سازی ہوئی ہے اس کو عملی جامہ پہنایا جائے تاکہ جنگلات کی وجہ سے آلودگی کو کم کیا جاسکے۔

(ii) **دھوئیں اور دیگر مضر عناصر کی روک تھام:** فقہائے اسلام نے دھوئیں کو آلودگی کا مصدر قرار دیتے ہوئے اس کی تمام اقسام کو مضر اور نقصان دہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم نے عذاب الیم سے اس کا وصف بیان فرمایا ہے[40]، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ[41] ”تو اس دن کا انتظار کرو کہ جب آسمان سے صاف دھواں نکلے گا“۔ قرآن کریم اور سنت نبوی ﷺ نے آج سے صدیوں پہلے دھویں کو مضر اور نقصان دہ قرار دیا ہے آج کے جدید دور نے اس کی تصدیق کی اور دھوئیں کو نہ صرف یہ کہ نقصان دہ قرار دیا بلکہ اس حوالے سے مختلف ہلاکتوں کی بھی نشاندہی کی۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) نے نشریاتی ادارے بی بی سی (BBC) کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا: ”43 لاکھ اموات گھروں کے اندر کی فضا کی آلودگی خصوصاً ایشیا میں لکڑیاں جلا کر یا کوئلوں پر کھانا پکانے کے دوران اٹھنے والے دھویں کی وجہ سے ہوئیں جبکہ بیرونی فضاء میں آلودگی کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد 37 لاکھ کے لگ بھگ رہی جن میں سے 90 فیصد کے قریب ترقی پذیر ممالک میں تھیں“۔[42] گھریلو ضروریات کے علاوہ آج کل پلاسٹک کے تھیلوں اور دیگر اشیاء کے ساتھ استعمال ہونے والے پلاسٹک کے لفافوں کا بہت زیادہ استعمال ہوگیا ہے جس کو لوگ جلا کر ماحول کو آلودہ کرتے ہیں۔ اسی طرح تمباکو نوشی اور مشینوں کے بے دریغ استعمال سے جو دھواں پیدا ہوتا ہے اس کی روک تھام کے لئے منصوبہ بندی ہونا چاہیئے۔ ملک میں جن گاڑیوں، رکشوں، موٹرسائیکلوں، فیکٹریوں کا استعمال ہوتا ہے وہ حقیقت میں دھویں کی ایسی مشینیں ہوا کرتے ہیں جن کا استعمال ترقی یافتہ ممالک میں نہیں ہوسکتا ہے۔ اس قسم کی گاڑیوں اور فیکٹریوں کے حوالے سے قانون سازی ہونی چاہیئے تاکہ ہوائی آلودگی کو کنٹرول کیا جاسکے۔

(iii) **بدبو پھیلانے والی اشیاء پر پابندی لگانا:** آلودگی کے حوالے سے عمومی اسلامی تعلیمات آئی ہیں جب کہ ہوائی یا فضائی آلودگی کے خطرے سے آگہی کے لئے اس قسم کی آلودگی کے حوالے سے خصوصی تعلیمات آئی ہیں۔ اس بابت میں نبی کریم ﷺ نے مسجد جاتے وقت لہسن اور دیگر بدبودار اشیاء کھانے سے منع فرمایا ہے تاکہ دیگر نمازیوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ[43] ”جس نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے جدا ہوجائے، یا اس طرح فرمایا: وہ ہماری مسجد سے علیحدہ ہوجائے اور اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ جائے“۔ سیرت طیبہ کی روشنی میں جب لہسن کی بدبو کو ختم کرنے کے بارے میں تاکید آئی ہے تو اس دور میں کارخانوں کے کیمیکلز کی بدبو اور زہریلا گیس کا جواز کہاں سے ملتا ہے؟ اس سلسلے میں ان کارخانوں کو بند کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے جو زہریلی گیس پیدا کرتی

ہیں، جس سے بدبو بھی آتی ہے اور مضر صحت بھی ہے۔ اس حوالے سے قانون سازی تو ہوئی ہے لیکن حقیقتاً اس پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ان قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے تاکہ ہوائی آلودگی کے مضر اثرات پر قابو پایا جاسکے۔

4۔ صوتی آلودگی

وہ آواز جو انسان کی سماعت پر برا اثر ڈال دیتی ہے شور کہلاتا ہے۔ شور کی وجہ سے ماحول میں صوتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ شور گاڑیوں، لاوڈ سپیکروں اور مشینوں کی آوازوں سے پیدا ہوتا ہے۔ شور و غل سے انسانی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور انسان اعصابی اور نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی لئے قرآن کریم میں عام بول چال کے سلسلے میں آواز کو پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ[44] ”اور اپنی آواز کو پست رکھو“۔

صوتی آلودگی کے حوالے سے احتیاطی تدابیر

صوتی آلودگی سے بچنے کے لئے سب سے پہلے آوازوں کو پست کرنا چاہیئے چاہے وہ اپنی آواز ہو یا لاوڈ سپیکر کی آواز، مشین کی آواز ہو یا گاڑی کی آواز، ہر اُس آواز کو پست کرنا ہے جو انسانی سماعت پر اثر انداز ہوتی ہو۔ صوتی آلودگی کی روک تھام کے لئے چند تدابیر حسب ذیل ہیں:

(i) **صوتی آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف تادیبی کاروائی:** جو لوگ صوتی آلودگی پھیلاتے ہیں اُن کے خلاف سخت کاروائی ہونی چاہیئے تاکہ آئندہ کے لئے لوگ اس قبیح فعل سے باز آجائیں۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو سمجھایا جس کی وجہ سے صحابہ کرامؓ اس حوالے سے محتاط رہتے تھے، لیکن آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے مساجد میں شور و غل کو ایک جرم قرار دیا، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی ﷺ میں طائف کے دو آدمی بلند آواز سے باتیں کر رہے تھے، حضرت عمرؓ نے اُن کا یہ عمل دیکھ کر اُن کو بلایا اور فرمایا:لو كنتما من أهل البلد لأوجعتكما، ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله؟ ”اگر آپ شہر والوں میں سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ کیا تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو“۔ اس حدیث کی تشریح میں دکتور احمد عبد الکریم تحریر فرماتے ہیں:يدل الحديث على كراهة رفع الصوت عموماً واستقباح فعله ، لما في ذلك من ذهاب بالسكون والهدوء وإضرار بحاسة السمع[45] ”یہ حدیث بلند آواز کی کراہت اور اس فعل کی قباحت پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ اس میں آرام و سکون متاثر ہو جاتا ہے اور سننے کی حس کو نقصان پہنچتا ہے“۔

(ii) **شور و غل کی روک تھام کے لئے عملی حکمتِ عملی:** شور و غل کے روک تھام کے لئے موثر حکمتِ عملی ہونی چاہیئے، اس حوالے سے لاوڈ سپیکر کے استعمال اور کارخانوں کی بھاری مشینیریوں کے شور و غل کو کم کرنے کے لئے تدابیر کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے بلند آواز سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے:وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ[46] ”اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا، اور بولتے وقت ذرا آواز نیچی رکھنا کیونکہ ناپسندیدہ ترین آواز تو گدھے کی آواز ہے“۔ چونکہ آلودگی کی تمام قسمیں بشمولِ صوتی آلودگی انسان کے لئے مضر ہیں اور نبی کریم ﷺ نے نقصان اور ضرر سے بچنے کے لئے ایسا ارشاد فرمایا ہے جو آلودگی سمیت دیگر مقامات پر ضرر کی صورت ایک عمومی قاعدے کی حیثیت رکھتا ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے:لا ضرر ولا ضرار[47] ”نہ کسی کو نقصان پہنچانے میں پہل کرو اور نہ ہی نقصان کے بدلے نقصان پہنچاؤ“۔

(iii) **آواز میں اعتدال سے کام لینا:** اسلام نے جہاں تمام معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا ہے، وہاں آواز کے بارے میں بھی میانہ روی کا درس دیا ہے اور افراط و تفریط سے بچنے کی تلقین کی ہے، جیسا کہ باری تعالی کا ارشاد ہے:وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا[48] ”اور نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا طریقہ اختیار کرو“۔ حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس باب میں باقاعدہ صحابہ کرامؓ کی عملی تربیت فرمائی، اور ان کو آواز میں افراط و تفریط سے بچنے اور اس میں میانہ روی کی تعلیم دینے کے لئے عملی اقدامات فرمائے۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے:أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ مِنْ

صَوْتِكَ؟ فَقَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ فَقَالَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحْتَسِبُ بِهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ، قَالَ: فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا. وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ[49] "رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے قراءت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، جب وہ دونوں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا آپ آہستہ آواز سے کیوں نماز پڑھ رہے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں جس سے سرگوشی کر رہا تھا وہ میری آواز سن رہا تھا اور حضرت عمر سے پوچھا کہ آپ کیوں بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں اونگھنے والوں کو جگانا چاہ رہا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا اپنی آواز کو کچھ بلند کر دو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ اپنی آواز کو کچھ پست کر لو"۔

نتائج بحث

ماحولیاتی آلودگی اور اس کا سدباب: سیرتِ طیبہ کی روشنی میں مقالہ کے عنوان سے کی جانے والی اس تحقیق سے جو نتائج اخذ ہوئے وہ درج ذیل ہیں:

1. ماحولیاتی آلودگی عالمی سطح پر ایک خطرناک مسئلہ بنتا جا رہا ہے، سیرت طیبہ کی رو سے اس کے سدِباب کے لئے کاوشیں تمام افرادِ معاشرے کی ذمہ داری ہیں اس لئے مل کر اس کے خلاف جدوجہد کرنا امت کی ذمہ داری ہے۔
2. آبی آلودگی کی روک تھام کے لئے نبی کریم ﷺ کی کاوشیں قابل تقلید نمونہ ہیں۔ پانی کو صاف رکھنا اور گندگی سے بچانا، اسی طرح پانی کے برتنوں کو صاف رکھنا اور پانی کے اسراف سے بچنا آبی آلودگی سے بچنے کے لئے راہنما اصول اور مؤثر احتیاطی تدابیر ہیں۔
3. زمینی آلودگی کا ممکنہ حل صفائی ہے اور مٹی کو گندگی سے پاک وصاف رکھنا ہے، نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی تعلیمات سے اس بات کی ترغیب دی ہے جو اس مسئلے کا بہترین حل ہے۔
4. صوتی آلودگی کی روک تھام کے لئے بھی سیرت طیبہ نے ایسے اصول پیش کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے صوتی آلودگی میں کمی ہو سکتی ہے۔
5. ہوائی آلودگی کے بنیادی عناصر مثلاً زہریلی گیسیں اور دھوئیں کی روک تھام کے لئے سیرتِ طیبہ کی روشنی میں مؤثر حکمتِ عملی تجویز کی گئی ہے۔ اس قسم کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے شجرکاری کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور جنگلات کی کٹائی سے منع ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

سفارشات

1. ماحولیاتی آلودگی پر منعقد کردہ کانفرنسوں میں پیش کئے گئے مقالہ جات کو اربابِ مدارس اور صاحبانِ ممبر و محراب تک پہنچانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس موضوع پر ان اسلامی تعلیمات کو پڑھ کر عوام الناس تک یہ اہم پیغام پہنچائیں۔
2. ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے لوگوں کی آگہی اہل علم کی ذمہ داری ہے، اس میدان میں صاحبانِ ممبر و محراب اہم کردار ادا کر سکتے ہیں کہ وہ عوام کو سمجھائیں کہ وہ ان اعمال وافعال کا حصہ نہ بنیں جو ماحولیاتی آلودگی کا سبب ہوں۔
3. اس موضوع پر لکھے گئے مقالہ جات کو اخبارات اور دیگر رسائل وجرائد میں شائع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں میں اس حوالے سے آگہی پیدا ہو جائے۔
4. حکومت اپنی ذمہ داری ادا کر کے مختلف کانفرسوں کا انعقاد کرے اور ماہرین کی آراء کی روشنی میں قانون سازی کرے، پھر اس کو عملی جامہ پہنائے تاکہ اس مسئلے کا تدارک ہو سکے۔

اگر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا اس حوالے سے بھرپور کردار ادا کرے اور عوام میں یہ شعور بیدار کرے کہ وہ ماحولیاتی آلودگی کا سبب نہ بنیں، تو اس سے اس خطرناک عالمی مسئلے میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

[1] زين الدين الرازى ،مختار الصحاح،مكتبة لبنان، بيروت، ١٩٩٥ء،١:٢٨
[2] محمد بن مكرم بن منظور،لسان العرب، دار صادر، بيروت، ١:٣٨
[3] سورة الحشر: ٩
[4] محمد عبدالقادر الفقى،البيئة ، مشاكلها وقضاياها وحمايتها من التلوث، مكتبة ابن سينا، ١٩٩٩ء، ص:١٤
[5] امام الأستاذ الدكتور عبد القادر،البيئة والحفاظ عليها من منظور إسلامى، دولة الإمارات العربية المتحدة، ص:٥
[6] ايضاً، ص:٦
[7] محمد بن مكرم بن منظور،لسان العرب ، مادة (لوث)، ٢:١٨٧
[8] مختار الصحاح للرازي، ١:٢٥٣
[9] قانون حماية البيئة الإسلامي مقارناً بالقوانين الوضعية، د.احمد عبد الكريم سلامة ، دارِ ابن حزم ، بيروت، ص:٢٨
[10] سورة التوبة:١٠٨
[11] البيئة والحفاظ عليها من منظور إسلامي، ص: ٥٩
[12] سورة الروم: ٤١
[13] موقف القرآن من العبث البشري بالبيئة، محمد محمود كالو،دارالكتاب بيروت، ص:٣
[14] مسند احمد ، باب حديث ابي مالك الأشعري، رقم: ٢٢٩٠٢
[15] مسند احمد، مسند ابي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم: ٧
[16] صحيح البخاري، باب: هل يقرع في القسمة والاستهام فيه، رقم: ٢٤٩٣
[17] ڈاکٹر احمد بن یوسف الدرویش،ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ فقہ اسلامی کی روشنی میں، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد،ص:٢٢
[18] الإسلام وحماية البيئة ، الدكتور شوقي احمد، دارالعلم لنشر والتوزيع، قاهره، ص: ١٣
[19] موقف القرآن من العبث البشري بالبيئة، ص:٥
[20] صحيح مسلم، باب جعلت لي الأرض مسجدا وطهورا، رقم: ٥٢١
[21] عبد الرحمٰن بن احمد بن رجب الحنبلى،فتح الباري، مكتبة الغرباء الأثرية، المدينة النبوية، ١٩٩٦ء، ٢:٢٠٩
[22] سورة الأعراف:٥٨
[23] احمد بن الحسين البيهقى،السنن الكبرى،مجلس دائرة المعارف النظامية حيدر آباد، ١٣٤٤ھ، ١:٩٧
[24] صحيح ابن حبان، الإيمان بضع وسبعون شعبة ، رقم: ١٩١
[25] صحيح ابن خزيمة،باب ذكر العلة التي لها أمر بدفن النخامة في المسجد، رقم: ١٣١١
[26] صحيح ابن حبان، ذكر الاخبار عن كفارة الخطيئة التي تكتب لمن بصق في المسجد، رقم:١٦٣٧
[27] محمد على البكرى،دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين،دار المعرفة للطباعة والنشربيروت، ٢٠٠٤ء،٨:٥١٧
[28] مستخرج ابى عوانة،بيان الأخبار الموجبة تغطية الاناءوايكاء،رقم: ٨٦٠٨
[29] مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الاشربة، رقم: ٣٤
[30] سنن ابي داود، باب في بئر بضاعة، رقم: ٧٠
[31] سنن ابن ماجه، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوُضُوءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّعَدِّي فِيهِ، رقم: ٤٢٥
[32] مسند الطيالسي، صفية بنت شيبة عن عائشة، رقم: ١٦٦٨
[33] مد عربی پیمانہ ہے جس ایک پورے رطل اور ایک ایک تہائی رطل کا برابر ہے۔(الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المختار) ابن عابدین، محمد امین، دار الفکر، بیروت، طبع دوم، ١٩٩٢ء، ١:١٥٨
[34] صاع ایک پیمانہ ہے جس میں چار مد آتے ہیں۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ، الکویت، طبع دوم، دار السلاسل، الکویت، ٢٩٦:٣٨
[35] http://www.bbc.com/urdu/science/2014/03/140325_air_pollution_danger_zs
[36] السنن الصغير ، بَابُ كَرَاهِيَةِ قَتْلِ الصَّيْدِ وَقَطْعِ الشَّجَرِ بِوَجٍّ مِنَ الطَّائِفِ، رقم: ١٦٠٠
[37] ابى يوسف، يعقوب بن إبراهيم الخراج ، ،المطبعةالسلفية ومكتبتها، القاهرة، ١٣٨٢ھ، ص: ١٠٤
[38] مستخرج ابي عوانة، باب ذكر الأخبار المبيحة مؤاجرة الأرض، رقم: ٥١٩٣

[39] الإسلام والبيئة ، للدكتور محمد الزبادي، ص: ٢٦

[40] البيئة والحفاظ عليها من منظور إسلامي، ص: ٧٥

[41] سورة الدخان: ١٠،١١

[42] http://www.bbc.com/urdu/science/2014/03/140325_air_pollution_danger_zs

[43] صحيح ابن خزيمة، بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِآكِلِ الثُّومِ، رقم: ١٦٦٤

[44] سورة لقمان: ١٩

[45] قانون حماية البيئة الإسلامي مقارناً بالقوانين الوضعية، ص: ٣٤١-٣٣٩

[46] سورة لقمان: ١٩

[47] موطأ مالك ، باب القضاء في المرفق، رقم: ٣١

[48] سورة الإسراء: ١١٠

[49] المستدرك على الصحيحين للحاكم ، مِنْ كِتَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ، رقم: ١١٦٨